

لائسہ علمی و تاریخی پس منظر

مولانا محمد تقی صاحب آئینی۔ صدر مدرس مدرسہ معینیہ درگاہ شریفہ اجمیر

(۹)

نظریہ جنسیت | (۳) نظریہ جنسیت -

یہ نظریہ مشہور ماہر نفسیات فرائڈ "SIGMUND FREUD" (پیدائش ۱۸۵۶ء)

کی طرف منسوب ہے۔

اس کی تشریح سے پہلے "فرائڈ" کے چند اصول رہبر و چند مسلمات کا جان لینا ضروری ہے تاکہ نظریہ کی اصل

جنسیت متعین کرنے میں سہولت ہو۔

فرائڈ کے اصول رہبر | اصول رہبر -

(۱) جس چیز کی ممانعت ہے اس کی خواہش ہونی چاہئے یعنی اگر لوگوں نے ایک چیز کے کرنے کی خواہش

نہ کی ہو تو اس کے خلاف قانون و معراج میں ممانعت و رکاوٹ کبھی نہ ہو سکتی تھی۔

اس اصول کے مطابق جس چیز کی جس قدر زیادہ سختی کے ساتھ ممانعت ہے اس کی اسی قدر زیادہ سختی کیسا تھ

خواہش لگی ہونی چاہئے۔ چنانچہ اپنے باپ کو مار ڈالنا۔ محرمات سے شادی کرنا اور قریبی اعزہ میں جنسی تعلقات وغیرہ

خاص طور پر قابل نفرت فعل اور شدید جرم ہیں، ان سب کے ارتکاب کی اسی شدت کے ساتھ خواہش بھی ہونی چاہئے

لکھ جس کے روکنے کیلئے معاشرہ کو شدید مذمت اور سزا کی ضرورت پڑی ہے۔

(۲) جس چیز کا خوف ہوتا ہے غالباً اس کی خواہش ہوتی ہے اور خوف دراصل خواہش کا نقاب ہوتا ہے۔

جن زندگی میں جو خوف پایا جاتا ہے وہ اکثر عجیب و غریب ہوتا ہے اور فرائڈ "کو اس پر ناقابل قبول خواہشوں

کے پردہ پوش ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔

(۳) کسی شخص کی عافیت سے متعلق غیر معمولی پریشانی ممکن ہے اس کو مسرت پہنچانے کی غیر شعوری خواہش کا نقاب ہوا دیر پریشانی اس خواہش پر پردہ ڈالے ہوئے ہو۔
خراہ کے مسئلے | چند مسئلے -

(۱) اسباب یعنی خواہشوں کی جستجو ماضی میں کرنی چاہیے۔

(۲) ماضی حال کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

(۳) ہر قسم کا کردار محرک (خواہش) پر مبنی ہوتا ہے یعنی انسان کے تمام افعال ارادی و غیر ارادی اتفاق و ارادہ کے مخالف سب محرکات کا نتیجہ ہوتے ہیں اور خواہشات کو پورا کرتے ہیں۔

اس طرح ہر قسم کی فعلیت تحرکی ہوتی ہے اور عملاً تحریک ہی کل نفسیات ہے، نیز ہر قسم کی فعلیت خواہش کی تکمیل ہوتی ہے۔ خواہ یہ براہ راست ہو یا ہیر پھیر سے ہو۔

(۴) محبت حقیقی معنوں میں جنسی ہوتی ہے اس کے علاوہ اور کوئی محبت نہیں ہوتی ہے بلکہ

نظریہ جنسیت کے مبادیات و ستون | نظریہ جنسیت، ان امور سے بحث کرتا ہے جو فرد کی زندگی کی غیر شعوری گہرائیوں میں واقع ہوتے ہیں اور تحلیل نفسی کے ذریعہ ان تک پہنچا جاتا ہے۔

اس کی تحقیق و تدقیق میں خوابوں، الغرضوں، ظرافتوں اور خاص طور پر عصبی اختلال کو بنیاد بنایا گیا ہے۔
 یعنی ان چیزوں کی تحلیل میں "فرائد" کو جو دبی ہوئی خواہشیں اور گہری ملیں وہ زیادہ تر جنسی نوعیت کی تھیں۔
 بالخصوص عصبی اختلال کی ہر صورت میں اس کو جنسی خرابیاں ہی نظر آئیں جو محض جنسی خواہشوں کو دبا دینے پر مبنی تھیں۔

"فرائد" کے نزدیک عصبی اختلال کی ابتدا دبی ہوئی طفلی جنسیت سے ہوتی ہے لیکن یہ دبی ہوئی

طفلی جنسیت انہیں انخاص کے ساتھ مخصوص نہیں ہے جن پر زندگی کے کسی دور میں اعمالی حملہ ہوا ہو بلکہ فرد میں زندگی کے اہم جز کی حیثیت سے موجود ہوتی ہے اور کردار کی ایسی خصوصیتوں کا باعث ہوتی ہے جن کا سرسری

نظریہ جنسیت سے تعلق نامکمل معلوم ہوتا ہے، گویا تین لفظ (۱) دبی ہوئی (۲) طفلی اور (۳) جنسیت

لے مدت نفسیات صفحہ ۱۷۵ حوالہ بالا از منہ ۵۶

فرائض نفسیات کے تین ستون ہیں۔

شور اور لا شور کی طرف نفس انسانی کی تقسیم | نظریہ جنسیت میں نفس انسانی کی تقسیم شور اور لا شور کی طرف کی گئی ہے
(۱) شور۔ نفس انسانی کا وہ حصہ ہے کہ جس کے ذریعہ انسان سوچنے، سمجھنے اور تصرفات وغیرہ کے قابل بنتا ہے۔

(۲) لا شور۔ وہ حصہ ہے جو شور کے نیچے موجود رہتا ہے اور انسان کے تمام جذبات و خیالات وغیرہ کا سرچشمہ بنتا ہے۔

یہ حصہ شور کے مقابل میں بہت بڑا ہے اور ان دونوں میں تقریباً ایسا ہی تعلق قائم ہے جیسا کہ بھاگ اور سمندر کے درمیان ہے یعنی شور بھاگ ہے اور لا شور سمندر ہے۔

اس لا شور میں ہر وقت ایک زبردست جنسی خواہش موجود رہتی اور انسان کو بے قرار و بے چین رکھتی ہے۔ شور کے ذریعہ انسان اس کی تسکین کا سامان فراہم کرنا چاہتا ہے لیکن احساس کے باوجود شور چند بڑی رکاوٹوں کی وجہ سے ان خواہشات کی تکمیل نہیں کر سکتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو مستقل بے چینی و بے قراری لاحق ہو جاتی ہے اور پھر وہ جنون وغیرہ دماغی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

”رکاؤں“ مذہب۔ قانون و اخلاق وغیرہ کی مصنوعی بندشیں اور سماج کے پُر فریب ڈھکوسلے میں جو جنسی تسکین کی راہیں ”آڑے“ آتے ہیں اور خواہشات کی تکمیل نہیں ہونے دیتے ہیں۔

لا شور کی تمام تر ذمیت میں جنسی محبت و خواہشات کی کارفرمائی | فرائض کے نزدیک لا شور کی جنسی خواہشات جو ان میں نہیں پیدا ہوتی ہیں بلکہ ہر انسان اپنی پیدائش کے وقت ان کو ساتھ لاتا ہے البتہ ہر فرد میں اس کی مناسبت سے مظاہرہ کی شکلوں میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

مثلاً بچہ کا انگوٹھا چومنا۔ چیزوں کو کاٹنا۔ منہ میں رکھنا۔ ملنا۔ کھانا۔ تھپکھانا وغیرہ سب جنسی خواہشات کی تشبیہ کا مظہر ہیں۔

اسی طرح بچہ کا پاجامہ پیشاب کرنا۔ چیزوں کی طرف دیکھنا۔ منہ پھیر لینا۔ چیزوں کو پھاڑنا۔ نیچے پھینک دینا۔ ٹانگوں اور ہاتھوں کی حرکات وغیرہ جو بھی بچہ کیلئے حسی اور از خود لذت کا باعث ہوں سب جنسی ہیں۔
لے مدت نفسیات باب پنجم و از منظرہ۔ نامہ مکمل

پھر بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو لڑکی کو باپ سے اور لڑکے کو ماں سے مقابلتاً نیا دہ محبت ہوتی ہے یہ محبت بھی جنسی ہوتی ہے، اور اس کے رد عمل میں لڑکی کو ماں کے خلاف اور لڑکے کو باپ کے خلاف ایک قسم کی رقابت پیدا ہو جاتی ہے، یہ جذبہ رقابت بھی جنسی نوعیت کا ہوتا ہے۔

غرض فرائڈ ہر قسم کے محبت آمیز کردار، وفاقت و دوستی، فن موسیقی، علم و مہر کے شوق کو جنسی لذت کے تحت داخل کرتا ہے حتیٰ کہ عام بول چال میں کسی شے سے محبت کا تذکرہ اور کام کرنے کا شوق بھی اس کے نزدیک جنسی خواہشات سے تعلق رکھتا ہے، اس طرح لاشعور یا تحت الشعور کی تمام تر نوعیت میں محض جنسی محبت و خواہشات کے جذبہ کو کارفرما تسلیم کرتا ہے۔

لاشعوری ہی کو جوہری پوزیشن حاصل ہے | نظریہ جنسیت میں جوہری پوزیشن لاشعور کو حاصل ہے، شعور و میل اسی کا جزو اور حصہ ہے اسی بنا پر اس کا اعلیٰ نام نظریہ لاشعور ہے۔

چنانچہ لاشعور کے بارے میں فرائڈ کے خیالات درج ذیل ہیں:-

”لاشعور اُبلتی ہوئی خواہش کی ایک دیگ ہے اس کے اندر کوئی نظم اور کوئی سوچا سمجھا ہوا ارادہ نہیں۔ صرف لذت کی خاطر جنسی خواہشات کی تکمیل کا جذبہ ہے۔ منطق کے قوانین بلکہ اضداد کے اصول بھی لاشعور کے عمل پر حاوی نہیں ہوتے، مخالف خواہشات ایک دوسرے کو زائل کرنے کے بغیر اس میں پہلو بہ پہلو ہمیشہ موجود رہتی ہیں۔ لاشعور میں کوئی ایسی چیز نہیں جو نفی سے مشابہت رکھتی ہو اور ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ فلسفی کا یہ دعویٰ کہ وقت اور فاصلہ ہمارے افعال کے لازمی عناصر ہیں، لاشعور کی دنیا میں غلط ہو جاتا ہے۔ لاشعور کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں جو وقت کے تصور سے علاوہ رکھتی ہو، لاشعور میں وقت کے گزرنے کا کوئی نشان نہیں اور یہ ایک حیرت انگیز حقیقت ہے جس کے معنی سمجھنے کی طرف ابھی تک فلسفیوں نے پوری توجہ نہیں کی کہ وقت کے گزرنے سے لاشعور کے عمل میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوتا۔ ایسی خواہشات عمل جو لاشعور سے کبھی باہر نہیں آئیں بلکہ وہ ذہنی تاثرات بھی جنہیں روک کر لاشعور میں دبا دیا گیا۔“

لے قرآن اور علم جدید نظریہ فرائڈ اور جدت نفسیات مشابہ۔

لاشوری ہر لحاظ سے غیر فانی ہوتے ہیں اور ساہا سال تک اس طرح سے محفوظ رہتے ہیں گویا ابھی کل وجود میں آئے ہیں۔

اس نظریہ میں انسان کو حیوانی و شہوانی تقاضوں سے بند کرنے والی کوئی توانائی نہیں ہے کیا جائے اور اس کی تمام تر نوعیت میں جنسی محبت و خواہشات کا جذبہ مانا جائے تو پھر شخصیت انسانی میں کون سی توانائی ایسی باقی رہتی ہے کہ جس کی سرگرمیاں حیوانی و شہوانی تقاضوں سے بلند ہوں اور انسان مغلوب الشہوات حیوان بننے سے محفوظ رہ سکے؟

چنانچہ اس نظریہ کے مطابق انسان نہ صرف یہ کہ شرمنگ حیوانی و شہوانی تقاضوں کا غلام بنتا ہے بلکہ نظر ثا "بڑا" اور پیدا نشی بدبخت بھی قرار پاتا ہے کیونکہ "فرائڈ" نے لاشور کے علاوہ شخصیت انسانی میں کوئی ایسی جوہری توانائی نہیں تسلیم کی ہے جس کے تقاضے بلند ہوں اور اس کی مدد سے انسان شرمنگ جنسی خواہشات پر قابو حاصل کر سکے۔

فوق الشعور اور ایفو کو حیثیت بلاشبہ فرائڈ کے نظریہ میں فوق الشعور کا ذکر ملتا ہے کہ جب بچہ بڑا ہوتا ہے اور والدین کے ساتھ جذبہ محبت میں کمی ہو جاتی ہے تو فوق الشعور ہی ایک ایسا دھند ہے کہ بچہ کے سامنے اور شوں کو پیش کرتا ہے اور وہ ان سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر اس کی وجہ سے مذہب، اخلاق، ضمیر وغیرہ کا دباؤ محسوس کرتا ہے۔

اسی طرح فرائڈ "ایفو" اور فوق ایفو قوتوں کا بھی تذکرہ کرتا ہے جو لاشور کو اندھا دھند جنسی خواہشات کی تکمیل سے ڈراتی و دھمکاتی ہیں اور ہوش و حواس سے کام لینے کی تلقین کرتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ لاشوری کو انسان کے تمام اعمال و احوال کا محرک و سرچشمہ مانتا ہے، اور ان سب کو کسی نہ کسی طرح لاشور سے فیض یافتہ یا اس سے قوت حاصل کرنیوالا تسلیم کرتا ہے جس کی بنا پر ان کی فعالیت اس کے مقابل میں کمزور ہوتی ہے اور جوہری توانائی کا مقام نہیں حاصل کر سکتے ہیں۔

مذہب و اخلاق علم و ہنر وغیرہ کا مقام اس نظریہ کی چند کارگزاریاں ہیں۔

(۱) انسان کی اعلیٰ سرگرمیوں علم و ہنر فلسفہ و اخلاق وغیرہ کی پائدار کوئی حیثیت ہے اور نہ مستقل علم قرآن اور علم جدید

قدر و قیمت ہے بلکہ یہ سب انسان کی ناقابل تسکین اور مجبوراً ترک کی ہوئی جنسی خواہشات کو پہلانے کا ایک ذریعہ ہیں، جب انسان فطرت کو اپنی جنسی اصل شکل میں مطمئن نہیں کر سکتا ہے۔ تو علم و ہنر، فلسفہ و اخلاق وغیرہ کی شکل میں ظاہر کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

(۲) مذہب کی حقیقت صرف یہ ہے کہ (۱) جب بچہ بڑا ہو کر سمجھنے لگتا ہے کہ اب اس کے والدین اس کی عظمت اور غور و پرداخت کرنے سے قاصر ہیں تو وہ ایک آسمانی باپ (خدا) کی خواہش پیدا کر لیتا ہے اور پھر وہ باپ (خدا) اصل باپ کی جگہ حکم و احکام کا سلسلہ جاری کرتا ہے (ب) یا عام زندگی میں امن و سکون کی حالت اس وقت تک نہیں ہو سکتی ہے جب تک کہ انسان اپنی خواہشات کو دوسروں کے لئے قربان نہ کرے اور یہ اشارہ قربانی اس وقت تک نہیں ہو سکتی ہے جب تک انسان کے سامنے اس کا کوئی معاوضہ نہ ہو لیکن دنیا میں چونکہ حقیقی معاوضہ کی کوئی صورت نہ تھی اس لئے انسان نے خدا نام خیالی معاوضہ کی شکل تجویز کی پھر خیالی معاوضہ ارتقائی مدارج طے کرتا جو مذہب کی موجودہ صورت کو پہنچا۔

(۳) اصول اخلاق و اصل سماج کی پیدا کی ہوئی ایک مصنوعی رکاوٹ ہیں تاکہ انسان کی جنسی خواہشات بے لگام ہو کر اس کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

(۴) حقیر سماج کا پولیس میں ہے جو انسان کے شور میں پہرہ دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

(۵) نیک و بد کی تمیز محض فرضی ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ

ظاہر ہے کہ ایسے نظریہ کی تعلیم و ترویج کے زمانہ میں انسانی اقدار و شرافت نیز مذہب و اخلاق وغیرہ کا جو حشر بھی ہو جائے وہ کم ہے۔

نظریہ جنسیت کا اصل تعلق "جنونیات" سے ہے | دراصل یہ نظریہ نفسیات یعنی درسی نفسیات سے نہیں نکلا ہوا بلکہ تحلیل نفسی کے ذریعہ اہلباء کے علاوہ سے پیدا ہوا ہے۔ وسیع معنوں میں اس کا تعلق "جنونیات" سے بیان کیا جاتا ہے اور بعض اوقات اس کے لئے عقلی نفسیات کا نام بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

پھر فرآئم نے اس بات کوئی مرتبہ دہرایا ہے کہ اس کا نظریہ انسان کی کل ذہنی زندگی پر حاوی ہونے کا

لے قرآن اور علم جدید ملے | حدت نفسیات باب پنجم۔

معی نہیں ہے بلکہ خاص طور پر اُس رُخ کی تشریح کرنا چاہتا ہے جسے دوسرے تمام نظریوں میں تاریک چھوڑ دیا گیا۔
یہ علیحدہ بات ہے کہ ”رُخ“ کی تشریح اس انداز سے ہے کہ نہ صرف دوسرے نظریات کی کمی پوری ہوتی
ہے بلکہ نئی بنیادوں پر زندگی کی تشکیل ہو جاتی ہے اور اس طرح پوری زندگی پر یہ نظریہ حاوی بن جاتا ہے۔

نظریہ فرائڈ کی خامیاں اور کمزوریاں | ماہرین نفسیات نے نظریہ جنسیت کی بہت سی خامیاں و کمزوریاں بیان
کی ہیں حتیٰ کہ ”فرائڈ“ کی نفسیات کا تجزیہ کر کے ثابت کیا ہے کہ وہ خود جنسی خواہشات کا غلام تھا اسلئے ہر چیز
کو وہ جنسیت ہی کی نگاہ سے دیکھتا تھا مثلاً

اگر لاشور میں تمام تر جنسی نوعیت کا جذبہ تسلیم کیا جائے تو آزادانہ جنسی خواہشات کی تسکین سے انسان کو
کامل انبساط و آسودگی ہونی چاہئے حالانکہ مشاہدہ ہے کہ آزادی انسان کو بالآخر زیادہ پریشان حال و مصیبت زدہ
بنادیتی ہے۔

اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ خواہشات کی فرمانروائی سے انسان کے فطری اقدار پائمال ہوتے ہیں، اور
زندگی میں ایک خاص قسم کا ”غلا“ پیدا ہو جاتا ہے جس کے ”پر“ ہونے کی کوئی سبیل نہیں ہوتی اور تشنگی محسوس
ہونے لگتی ہے۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ فرائڈی نظریہ کے مطابق علم و ہنر اخلاق و فلسفیانہ نظریات وغیرہ انسان کی
فطری خواہشیں اور اصلی طلب نہیں ہیں بلکہ سلاج کے خوف سے مجبوراً ترک کی ہوئی جنسی خواہشات کو سہلانے کا
ایک ذریعہ ہیں گویا فطری خواہشات صرف جنسی ہیں اور یہ سب ان کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ علم و ہنر وغیرہ کی صورت میں خواہشات کے بدل جانے کی کیا وجہ ہے؟ پھر یہ خواہشات
بدل کر بالکل متضاد صورت کیوں کر اختیار کر لیتی ہیں؟ یہ تبدیلی کسی قریب یا خواہشات کے مناسب صورت میں
کیوں نہیں ہوتی ہے؟

فرائڈ کا اعتراف حقیقت | فرائڈ اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ علم و ہنر اخلاق وغیرہ کی مشغولیت میں بسا اوقات
وہ انبساط و آسودگی حاصل ہوتی ہے کہ اصل خواہشات کی تسکین سے بھی وہ نہیں حاصل ہو سکتی ہے۔ حالانکہ یہ بدلی
ہوئی شکلیں اکثر انسانی اقدار و کمی و دھمائی وغیرہ کے روپ میں ظاہر ہوتی ہیں جن کا ”جنسیت“ سے کوئی تعلق
نہیں ہے۔

نہیں جوتا ہے۔

اس کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ انسان کے اندر ایک جوہری توانائی "ایسی موجود ہے کہ جس کے مخصوص قسم کے تقاضے اور مطالبے ہیں انسان کے اعمال و افعال جس قدر اور جس حد تک اس کی موافقت کرتے ہیں اسی قدر فرصت و آسودگی حاصل ہوتی ہے۔ یہ علم دہن، اخلاق وغیرہ دراصل اسی کے اصل تقاضے اور مطالبے ہیں نہ کہ خواہشات کی بدلی ہوئی شکلیں ہیں۔

رہی وہ عارضی راحت و تسکین جو انسان کو آزادانہ خواہشات کی تکمیل سے ابتداء میں حاصل ہوتی ہے اس کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسی سانپ کے کاٹے ہوئے کو "نیم" کی کڑواہٹ نہیں محسوس ہوتی ہے۔ اور چڑھے ہوئے زہر کی وجہ سے کام و دہن کے سکون کے ساتھ اس کو استعمال کرتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس سکون اور علم و دہن والے سکون میں کتنا فرق ہے؟ اول الذکر اُسی وقت تک ہے جب تک زہر کا اثر چڑھا ہوا ہے اور ثانی الذکر مستقل و پائدار ہونے کے ساتھ کسی عارضی سبب کا مرہون نہ بنی ہو۔

اصلیہ نظریہ پوری زندگی پر | واقعہ یہ ہے کہ فرائڈ کا نظریہ نہ انسان کی پوری ذہنی زندگی پر عادی ہے اور
عادی نہیں ہے | نہ زندگی کے مختلف طبقات و عام حالات میں جاری ہے۔ لیکن لاندہ ہی دور کی جنسی
انارکی و ذہنی طوائف الملوک نے اس کو اس قابل بنا دیا ہے کہ جدید نفسیات کا وہ مرکز توجہ ہے اور اس کی خلاف
ورزی صحت کھلے، مضر اور مختلف قسم کے دماغی امراض کا سبب قرار پائی ہے۔

فرائڈ کے نزدیک نفس کی تسکین | انسانی زندگی کے بعض طبقات کے بارے میں خود فرائڈ کو اعتراف ہے کہ نفس
عبادت و ریاضت سے ہی ہوتی ہے | کی تسکین جنسی خواہشات کے علاوہ اور چیزوں سے بھی ہو سکتی ہے اور وہ ان کے
ذریعہ دماغی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں مثلاً صوفیاء و زہاد کی عبادت و ریاضت کے طریقوں کے بارے میں
اس کا خیال ہے کہ ان کی وجہ سے نفس انسانی کے مختلف حصوں میں رد و بدل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ
"بالکل ممکن ہے کہ صوفیوں کے بعض طریقے نفس انسانی کے مختلف طبقات کے معمولی تعلقات

کو بدل ڈالیں مثلاً اس طرح سے کہ قوتِ ادراک ایفو اور لاشور کی بعض ایسی گہرائیوں پر عادی

ہو جائے جو بصورتِ دیگر اس کی دسترس سے باہر ہوں۔

سوال یہ ہے کیا یہ طریقے ہمیں ایسے ابدی حقائق کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جن سے ساری برکتوں کا ظہور ہوگا؟ یہ بات مشکوک ہے تاہم ہمیں تسلیم کرنا چاہیے کہ ہم نے بھی تحلیلِ نفسی کی مجالاً کوششوں میں یہی طریق کار اختیار کر رکھا ہے کیونکہ ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ ”ایفو“ کو مضبوط کیا جائے اُسے فوق الشعور سے الگ کر دیا جائے اُس کا ملحِ نظر وسیع کر دیا جائے اور اس کی تنظیم کو پھیلا دیا جائے تاکہ وہ لا شعور کے کچھ ادر حصوں پر حاوی ہو جائے اور جہاں پہلے لا شعور تھا وہاں شعور موجود ہو جائے۔

درسی نفسیات میں تحلیلِ نفسی کی بے وقعتی | فرائد کے اس اعتراض سے واضح ہوتا ہے کہ جو کام اس نے تحلیلِ نفسی اور جذبہ لا شعور میں خدا کی محبت کا ثبوت کے ذریعہ کیا ہے وہی کام صوفیوں کے عبادات و ریاضات کے طریقوں سے ہوتا ہے۔

پھر ایسی حالتیں درسی نفسیات کے لئے تحلیلِ نفسی کے مذکورہ طریقوں اور ذریعوں کی کیا اہمیت باقی رہتی ہے جبکہ اس کی وجہ سے زندگی کے بہت سے گوشے تشنہ اور بہت سے راز مخفی رہ جاتے ہیں؟ اسی طرح جب جذبہ لا شعور کو جنسی خواہشات کے علاوہ صوفیوں کے عبادات و ریاضات کے طریقے مستقل طور پر آسودہ کر دیتے ہیں تو پھر اس جذبہ کی تمام تر نوعیت میں خدا کی محبت کیوں نہ تسلیم کی جائے؟ اور عبادات و ریاضات کے ذریعہ اس کی تسکین کا سامان کیا جائے؟ جبکہ جنسی محبت و جنسی خواہشات کے تسلیم کرنے میں تسکین کے بجائے آخر پریشانی ہوتی ہے اور انسانی حیوانیت میں تبدیل ہو کر رہ جاتی ہے۔

فرائد کا یہ سوال کہ ”کیا یہ طریقے ہمیں ایسے ابدی حقائق کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جن کو ساری ان کی رہنمائی کا وجود برکتوں کا ظہور ہوگا؟“ دراصل اسی فطرت کی آواز ہے جس کو قدرت نے اول ہی دن سے انسان کے اندر ودیعت کر دیا ہے اور اس کی بناء پر انسان کو حیوان سے پیدا انشی طور پر ممتاز پیدا کیا ہے۔

شخصیتِ انسانی میں ”فطرت“ کی گیرائی دگرہائی کا یہ حال ہے کہ نہ مقابلِ محاذ کی طاقت اس کی توانائی کو کم کر سکتی ہے اور نہ زندگی کا کوئی ”موذ“ اور ”موقف“ اس کو ہل سکتا ہے البتہ جب دوسرے مخالف اثرات کا ظہور

قرآن اور علم پر مبنی محققان

۴۴۔ ہوتا ہے تو اس کی روشنی دیم پڑ جاتی ہے اور جب بھی موقع ملتا ہے تو پھر ابھر کر نمودار ہو جاتی ہے۔

نظریہ فرامذہب پر سیکڑ مغل کی تردید و تنقید | نظریہ جنسیت میں اسی قسم کی خامیوں اور بے ضابطگیوں کا نتیجہ تھا کہ ”فرامذہب“ اپنے دور کے ماہرین نفسیات سے یہ نظریہ نہ مزامسکا اور انھوں نے کھل کر تردید کی۔ چنانچہ ”میکڈوگل“ نے اپنی مشہور کتاب ”اساس نفسیات میں“ کہتے ”کی مثال سے سمجھایا ہے کہ ایک کتاب جو انتہائی سبکی میں ٹھہرتا ہوتا ہے اور عادت کی تاریکی میں کوئی اس کی نگہبانی کر نہ لے لائے ہو تو اس کا اذہر سے گزر جاتا ہے اور کتنے کی حالت زار دیکھ کر اس کا دل تڑپ اُٹھتا ہے پھر انتہائی محبت و ہمدردی کے عالم میں اس کو اپنے گھر لاکر زندگی بھر ہر طرح سے اس کی حفاظت و کفالت کرتا ہے اور مرجانے پر باقاعدہ اس کو دفن کرتا ہے۔ کیا اس“ کہتے سے جو محبت و ہمدردی پیدا ہوئی اس میں بھی جنسی دُشہوانی محبت کی کار فرمائی تھی؟ چنانچہ وہ کہتا ہے:-

”میں نے“ کہتے ”کی مثال اس لئے لی ہے کہ اس سے ”فرامذہب“ کے اس عقیدہ کی تردید ہوتی ہو کہ ہر محبت بالضرور جنسی (شہوانی جبلت کو شامل ہوتی ہے)۔

”ایڈلر کی تردید“ | اسی طرح فرامذہب کا مشہور شاگرد الفریڈ ایڈلر (پیدائش ۱۸۷۷ء) اس نظریہ سے مطمئن نہ ہو سکا اور بار بار اس کی مخالفت کرتا رہا حتیٰ کہ اپنے استاد کی رفاقت بھی ترک کر دی۔ ”ایڈلر“ نے فرامذہب کے ناسلی بخش نظریہ لاشعور کی جگہ جب تفوق کا نظریہ ایجاد کیا کہ جذبہ لاشعور کی نوعیت جنسی نہیں ہے بلکہ جب تفوق ہے اور اس مخالفت مذہب کا یہ اس نے انفرادی نفسیات رکھا ہے۔

سچی یا ننگ کی تنقید | ایسے ہی فرامذہب کا لائق شاگرد سی جی یانگ (پیدائش ۱۸۷۵ء) کہ جس سے ہمیشہ گہری تعلقات قائم رہے، وہ بھی اس نظریہ سے مطمئن نہ تھا، وہ فرامذہب کے خیالات کو قیمتی اور انقلاب انگیز سمجھنے کے باوجود یک دفعہ اور کسی حد تک خام بناتا تھا۔ چنانچہ اس نے مقابل میں زیادہ مکمل نظریہ پیش کرنے کی کوشش کی اور اس کا تحلیل نفسیات نامہ پیش کیا۔ ان نظریات کی صحت سے اس وقت بحث نہیں ہے، دکھانا صرف یہ ہے کہ فرامذہب اپنے نظریہ کی خامیوں کو دیکھ کر دوبارہ بنا پر ملائی شاگردوں تک کو مطمئن نہ کر سکا۔

لازمی عقیدیں اس نظریہ کی تردید | غرض لازمی عقیدوں میں نظریہ جنسیت کی تردید و اشاعت کی وجہ یہ تھی کہ جدید دنیا نے اس کے ذریعہ انسان کے مخفی رازوں تک رسائی حاصل کر لی تھی یا یہ نظریہ فطرت انسانی کیساتھ ہم آہنگی لے لے اساس نفسیات ۱۹۵۷ء جدت نفسیات ۱۹۵۷ء حوالہ بالا صفحہ ۱۶۴